نوحہ

اللھم العن قتلۃ الحسینؑ واصحابہٖ
بے خطا تشنہ دھاں مارا گیا وا حسرتا

نہ زمیں نہ زین پر وہ لاشہِ مظلوم تھا
بین کرتی تھیں سرِ مقتل جنابِ سیدہؑ
ہے امامِ عصرؑ کی جاری صدائے ناحیہ

ظالموں پر قاتلوں پر دشمنِ اسلام پر
کوفیوں پر مشرکوں پر فوجِ اہلِ شام پر
کر دیئے ہیں بند رب نے بابِ بخشش اور عطا

جس طرح واجب نمازیں اور فروعِ دین ہے
جس طرح رونا غمِ شبیرؑ میں تسکین ہے
قاتلِ شبیرؑ پر واجب تبرا ہو گیا

طالبانی فکر ہو یا کوئی لشکر اور سپاہ
مجلس و ماتم کو جو بدعت کہے سمجھے گناہ
ایسے لوگوں کے لئے یہ ہے حدیثِ مصطفیٰؐ

خونِ اصغرؑ خونِ اکبرؑ خونِ قاسمؑ کی قسم
جس نے ڈھائے بے وطن بے گھر مسافر پر ستم
اُس پر لعنت اور تبرا کیجئے اہلِ عزا

بازوئے عباسؑ دریا پر کٹے جس نے قلم 242
خون میں نہلا دیا تھا جس نے غازیؑ کا علم
جس کے تیرِ ظلم سے مشکیزہ زخمی ہو گیا

جس نے مارے تھے طمانچے دخترِ شبیرؑ کو
بے ردا جس نے کیا عباسؑ کی ہمشیر کو
بے شمار اُس نسلِ بد پر کر رہی ہے کربلا

جس نے کانٹوں پر چلایا عابدِ بیمارؑ کو
جس نے نیزوں سے ستایا لاغر و لاچار کو
خون کے آنسو بہا کر کہتے ہیں زین العباؑ

پشتِ گردن سے بندھے ہاتھوں کی جو تھیں بیبیاں
اور گردن کاٹتی تھیں مثلِ خنجر رسیاں
کیوں نہ وہ تسبیحِ زہراؑ پڑھ کے نہ دیں یہ بد دعا

تین دن کی پیاس قحطِ آب تھا مظلوم پر
حد تو یہ ہے تشنگی تھی اصغرِؑ معصوم پر
اِس ستم پر اِس جفا پر بول اٹھی علقمہ

ہاں وہ انصارِ حسینیؑ یہ شہیدانِ عزا
نصرتِ شبیرؑ کا حق کر گئے ہیں جو ادا
قاتلوں پہ اِن کے ہم کرتے رہیں گے جا بجا

جب تلک ریحانؔ مصروفِ عزا ہے یہ قلم
جب تلک رضوان زیدی ہے ہمارے دم میں دم
آخری سانسوں تلک کہتے رہیں گے برملا